83782 ـ کیا عورت عقد نکاح تحریر کر سکتی ہے ؟

سوال

ہمارے ملك میں عورتیں نکاح تحریر کرتی اور گواہ بناتی ہیں، اس طریقہ سے عقد نکاح تحریر کرتی ہیں میں جانتا ہوں کہ گواہ اور ولی کا مرد ہونا شرط ہے، تو کیا عورت کے لیے عقد نکاح تحریر کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عقد نکاح تحریر کرنے والے کو نکاح رجسٹرار اور نکاح لکھنے والا اور نکاح خوان کا نام دیا جاتا ہے.

اور یہ وہ شخص ہوتا ہے جو شرعی ترتیب سے عقد نکاح کی شروط و ارکان کے ساتھ عقد نکاح کرتا ہے، اور اسے احاطہ تحریر میں لا کر نکاح نامہ کی صورت میں تحریر کرتا ہے.

نکاح رجسٹرار کے اعمال میں شامل ہے کہ وہ یہ یقین کر لے کہ لڑکی اس نکاح پر راضی ہے اور اور اس کی موافقت حاصل کی گئی ہے یا نہیں، اس کے لیے وہ مطلقہ یا بیوہ عورت سے پوچھ کر اور کنواری سے اجازت لے کر یقین کریگا.

اور اس کے ساتھ ساتھ طرفین کی شروط کی معرفت بھی ہونی چاہیے، اور یہ یقین کرے کہ آیا اس شادی میں کوئی موانع تو نہیں پایا جا رہا.

نکاح رجسٹرار کے کام میں یہ یقین کرنا بھی شامل ہے کہ آیا ولی شریعت کے موافق و مطابق ہے یا نہیں، اور گواہوں کے بارہ میں بھی یقین کرے کہ آیا وہ گواہی کے قابل بھی ہیں یا نہیں اور ان کی گواہی کی توثیق بھی کرے.

نکاح رجسٹرار کے اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ: وہ مہر کی مقدار معلوم کر کے اس کی توثیق کرے، آیا کہ بیوی یا اس کے ولی نے مہر حاصل کر لیا ہے یا کہ اس میں سے کچھ یا سارا مہر باقی ہے.

اور نکاح رجسٹرار عورت یعنی جو عورت نکاح احاطہ تحریر میں لاتی ہے یہ قضاء کی فروعات میں شامل ہوتی ہے، بلکہ یہ شرعی قاضی کی نائب ہے، اس لیے نکاح رجسٹرار بعض ان صفات سے متصف ہو جو شرعی قاضی میں پائی جاتی ہیں اس میں سب سے بڑی صفت اس کا مسلمان اور مرد اور عاقل و بالغ ہونا شامل ہے.

عورت کے لیے عقد نکاح کے معاملات طے کرانا یعنی مہر وغیرہ اور طرفین کی رضامندی وغیرہ تو جائز ہے، لیکن

عورت کسی دوسری عورت اور مرد کا نکاح کرے یہ جائز نہیں، اس سلسلہ میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اثر پیش خدمت ہے:

ابن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

" عائشہ رضی اللہ تعالی جب اپنی عورتوں میں سے کسی کا نکاح کرنا چاہتیں تو وہ اس کے خاندان کے کچھ لوگوں کو بلاتیں تو وہ خود بھی ان کے ساتھ موجود ہوتیں جب سب کچھ طے پاجاتا اور صرف نکاح باقی رہ جاتا تو کسی شخص کو کہتیں:

یا فلاں نکاح پڑھاؤ کیونکہ عورتیں نکاح نہیں پڑھاتیں "

مصنف عبد الرزاق (6 / 201) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (9 / 186) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کی بہن کے بیٹوں میں سے جب کوئی نوجوان ان کے بھائی کی بیٹی کی طرف مائل ہوتا اور اس سے نکاح کی خواہش رکھتا تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ان کے مابین پردہ گرا کر بات کرتیں جب صرف نکاح باقی رہ جاتا تو کہتیں:

اے فلاں نکاح پڑھاؤ، کیونکہ عورتیں نکاح نہیں پڑھاتیں"

مصنف ابن ابی شیبۃ (3 / 276).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ایسی روایت بھی وارد ہے جس سے وہم ہوتا ہے کہ عورت عقد نکاح کر سکتی ہے، احناف نے اسی سے عقد نکاح میں ولی کی عدم شرط سے استدلال کیا ہے.

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حفصہ بنت عبد الرحمن کی شادی منذر بن زبیر کی تو اس وقت عبد الرحمن شام میں تھے، جب وہ شام سے آئے تو کہنے لگے:

مجھ جیسے شخص کے ساتھ ایسے کیا جاتا ہے؟ اور مجھ جیسے شخص کا اتنے اہم معاملہ میں مشورہ نہ بھی کیا جائے؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے منذر بن زبیر سے بات کی تو منذر نے اپنا یہ معاملہ عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھ دے دیا.

چنانچہ عبدالرحمن رضی اللہ کہنے لگے: عائشہ آپ نے جو فیصلہ کیا تھا میں اسے رد نہیں کرنا چاہتا، تو حفصہ

منذر رحمہ اللہ کے نکاح میں ہی رہیں اور یہ طلاق نہیں تھی "

مؤطا امام مالك حديث نمبر (1182) اس کی سند صحیح ہے.

لیکن احناف اس سے جو سمجھے ہیں وہ صحیح نہیں بلکہ غلط ہے، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وارد شدہ مندرجہ بالا اثر کا معنی اس اثر کے موافق ہے جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے.

امام ابو ولید باجی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قولہ: (عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حفصہ کی شادی کی .....) اس سے دو امر کا احتمال ہے:

پہلا احتمال:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حفصہ کا نکاح خود کیا، اسے ابن مزین نے عیسی بن دینار سے روایت کیا ہے, وہ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں ہے، یعنی جہا عیسی بن دینار رہتے تھے کہ اہل مدینہ کا اس پر عمل نہیں؛ کیونکہ وہ مالکی اور مدینہ کے فقھاء میں شامل ہیں جو عورت کا پڑھا نکاح جائز قرار نہیں دیتے، بلکہ رخصتی سے قبل اور بعد ہر حال میں یہ نکاح فاسد قرار دیتے ہیں.

دوسرا احتمال:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مہر وغیرہ اور نکاح کے دوسرے امور طے کیے، اور عقد نکاح اپنے کسی عصبہ مرد سے پڑھوایا، اسے اس اثر میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب اس لیے منسوب کر دیا گیا کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ہی سب کچھ کیا تھا.

لیکن یہ روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نکاح کے امور وغیرہ طے کرتیں اور پھر فرماتیں: نکاح پڑھاؤ، کیونکہ عورتیں عقد نکاح نہیں پڑھایا کرتیں "

صحابہ کرام کے اقوال میں یہی معروف ہے کہ عورت نہ تو اپنا نکاح خود کر سکتی ہے اور نہ ہی کسی دوسری عورت کا نکاح پڑھا سکتی ہے.

دیکھیں: المنتقى شرح المؤطا (3 / 251).

اور ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس باب میں جو حدیث ہے اس میں یہ قول کہ:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے بھائی عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی حفصہ کا نکاح منذر بن زبیر سے کیا "

یہ اپنے ظاہر پر نہیں، اور اس سے راوی کی یہ مراد نہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی نے حفصہ کا نکاح پڑھایا، بلکہ واللہ اعلم مراد یہ ہے کہ انہوں نے عقد نکاح کے علاوہ باقی سارے امور طے کیے مثلا مہر اور رضامندی وغیرہ.

اس کی دلیل دوسری روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا جب منگنی اور مہر و رضامندی وغیرہ کے امور طے کر لیتیں تو فرماتیں: تم عقد نکاح پڑھاؤ کیونکہ عورتیں عقد نکاح نہیں پڑھایا کرتیں "

ان کا کہنا ہے: ہو سکتا ہے کوفي امام مالك کی حدیث جو عبد الرحمن بن قاسم کے طریق سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اس باب میں بیان ہوئی ہے سے استدلال کرتے ہوں کہ عورت کے لیے نکاح پڑھانا جائز ہے!

لیکن ان کی اس حدیث کوئی دلیل نہیں جیسا کہ ہم ابن جریج کی حدیث سے بیان کیا ہے؛ اور اس لیے بھی کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ان میں شامل ہوتی ہیں جو درج ذیل حدیث کو آخر میں بیان کرنے والوں میں شامل ہیں کہ:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

اور ولی کا اطلاق تو عصبہ مرد پر ہوتا ہے عورتوں پر نہیں.

دیکھیں: الاستذکار (6 / 32).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

عورت کے لیے عقد نکاح کے تمہیدی امور نپٹانے جائز ہیں، لیکن وہ خود نکاح نہیں پڑھا سکتی، کیونکہ یہ تو قاضی یا اس کے نائب کا کام ہے، اور اس کی شرط میں مرد ہونا شامل ہے.

جب شرعی عقد نکاح دو گواہوں اور طرفین کی رضامندی اور ولی کی موجودگی میں کیا گیا ہو، اور نکاح کی توثیق اور تحریر عورت کرے، مثلا عدالت میں عورت ملازمہ ہو کہ وہ نکاح کے امور رجسٹر کیا کرے تو اس میں ظاہرا تو کوئی مانع نہیں؛ کیونکہ عقد نکاح ہوچکا ہے اب باقی صرف توثیق اور رجسٹریشن رہ گئی ہے.

لیکن عقد نکاح پر عورت کی گواہی یا پھر گواہوں کو جانچنے کے لیے عورت سے رجوع کرنا، یا پھر بغیر ولی کے عورت نکاح پڑھائے تو یہ جائز نہیں ہوگا.

واللہ اعلم .